متاثرہ مضمون نگار کے تراشتے ہوئے ایک عظیم بت کے روپ میں اسے ذرائع ابلاغ میں ملاحظہ کیا۔ دوسرا سرسید وہ ہے جو اپنی اور اپنے رفقائے کی مطبوعہ تحریروں، تقریروں، سرکاری رپورٹوں اور پچھلی صدی کے اخبارات و رسائل اور جرائد کی فائلوں میں مجسم بالذات پایا جاتا ہے۔''

لاہوری صاحب نے سرسید کے حوالے سے ایسی خدمت سرانجام دی ہے کہ اہل علم کو ان کا ممنون ہونا چاہیے۔ جبکہ لاہوری صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ لوگ ان کی تحریروں کو پڑھ کر ناراضی کا اظہار کرتے ہیں۔ غالبًا ان کا خیال ہے کہ وہ سرسید کے خلاف لکھ رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ سرسید نے کبھی خود کو پوشیدہ نہیں رکھا اور نہ ہی ان کا کردار مخفی تھا۔ ہوا یوں کہ سرسید کے نام پر جن لوگوں کا رزق وابستہ ہو گیا ہے انہوں نے سرسید کی قبر پر ایک خاص قسم کی چادر چڑھا دی ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ اس قبر کے اندر آدمی دفن ہے تو مجاروں نے فوراً اس کی سرزنش کی اور کہا کہ تم صاحب قبر کی توہین کر رہے ہو۔ ان کا نام احترام سے لو۔ کوتاہی یہی ہوتی ہے کہ ہم کسی بڑے شخص کو آدمی تصور نہیں کرتے۔ قدیم ہندوستانی کلچر ہمارے لاشعور میں موجود ہے۔ ہم آدمی کو دیوتا اور بھگوان سمجھ کر اسکی پوجا کرنے لگتے ہیں۔ اسی لیے ہم سرسید کے بھی پجاری بن گئے۔ اور انہیں آدمی سمجھنے سے انکار کر دیا۔ لاہوری صاحب ہمیں بتاتے ہیں کہ سرسید آدمی تھے یہی ان کی خدمت ہے۔ لوگ خدا جانے کیوں ناراض ہوتے ہیں۔

''نقش سرسید'' کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس کتاب کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ تازہ ایڈیشن میں انہوں نے ترمیم و اضافے کیے ہیں۔ لاہوری صاحب اس ایڈیشن کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''نقش سرسید'' کی اشاعت ہٰذا سابقہ اشاعتوں میں ترمیم و اضافہ کی حامل ہے۔ وہ مضامین جن میں اہل قلم خواتین و حضرات کی تحریروں پر بحث و مباحث اور محاکموں کا رنگ جھلکتا ہے۔ انہیں ان کی اشاعت کے اصل ماخذ کے حوالوں سے الگ تالیف ''آثار سرسید'' میں شامل کر دیا گیا اور مختلف موضوعات پر تحریر کیے گئے تین مضامین اضافہ کیے گئے۔''

یہ ضروری بھی نہیں کہ ہم لاہوری صاحب کی کتابیں پڑھ کر سرسید سے نفرت کریں یا ان کی مخالفت شروع کر دیں۔ تاریخ میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک وہ جو بغاوت کرتے ہیں دوسرے وہ جو سمجھوتہ کرتے ہیں۔ ایک دار تک چلے جاتے ہیں، دوسرے کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیا غالب نے پنشن کی بحالی کے لیے انگریز حاکم کی خوشامد نہیں کی تھی۔ لیکن وہ آج بھی اردو کے ایک بڑے شاعر ہیں جبکہ ان کی تمام درخواستیں چھپ چکی ہیں۔

علی گڑھ کے طالب علموں نے انگریز حاکم کے خلاف آزادی کی طویل جنگ لڑی اور وہ اذیت اور تکلیف کے تمام مراحل سے گزرے۔ محمڈن کالج کے حریت پسندوں کی قربانیوں کا سرسید کو کچھ ثواب تو ضرور ملے گا۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● کتاب: سب سے پہلے کون؟ (جنرل پرویز مشرف کی آپ بیتی نقد و نظر کے آئینے میں)　　مرتب: حافظ محمد ندیم
ضخامت: ۳۵۲ صفحات　　قیمت: ۲۰۰ روپے　　ناشر: دار الکتاب اردو بازار لاہور

حافظ محمد ندیم نے گزشتہ چند برسوں میں سیاست میں اپنی پہچان بنائی اور اب وہ جمعیت علمائے اسلام (لاہور)